

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(امام بوسیری جن کا قصیدہ بردہ شریف مشہور ہے اور عموماً وی وی پر بھی نشر ہوتا ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہے؟ امام بوسیری نام کا شخص کون ہے؟ (عبدالقدوس السلفی، اسلام آباد

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

بوسیری لقب کے دو آدمی زیادہ مشہور ہیں

1۔ حافظ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن ابی بکر بن اسماعیل البوسیری القاہری آپ 762ھ میں پیدا ہوئے اور 840ھ میں اٹھتر سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ آپ حافظ بلقینی، حافظ عراقی، حافظ ہشیمی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم کے شاگرد تھے۔ آپ کی کتابوں میں زوائد سنن ابن ماجہ اور اتحاف الخیرۃ المہرۃ فی زوائد السانیۃ العشرۃ ہست مشہور ہیں۔ آپ کے استاد حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب انباء النعمان (1/251) حسن الحاضرہ للسیوطی (1/363) شذرات الذہب (7/233) النجوم الزاہرہ (15/209) ذیل طبقات الحافظ (379) وغیرہ۔ وہ "الشیح المفید الصالح المحدث الفاضل" تھے لیکن ان کے مزاج میں حدت تھی اور ان کے خط میں متون و اسماء کی تحریفات کثیرہ تھیں۔ رحمۃ اللہ علیہ

2۔ محمد بن سعید بن حماد بن حسن البوسیری الولاہسی، ولادت 608ھ اور وفات 695ھ ہے۔ یہ شخص حافظ ابن حجر و حافظ ذہبی سے پہلے گزرا ہے لیکن میرے علم کے مطابق کسی محدث نے اس کا ذکر نہیں کیا اور نہ اس کا ثقہ و صدوق یا موثق ہونا حدیث کے کسی قابل اعتماد عالم سے ثابت ہے، معلوم ہوا کہ یہ ایک مجہول الحال شاعر تھا۔

قصیدہ بردہ میں غلو سے بھر پورا اور کتاب و سنت کے خلاف اشعار موجود ہیں۔ مثلاً: "الفضل العاشر: فی المناجاة و عرض الحاجات" میں لکھا ہوا ہے:

یا آکرم المخلوق مالئ من آلو ذہبہ"

"سواک عند طول العادۃ العجم"

"اے بزرگترین مخلوقات یا اے بہترین رسل بوقت نزول حادثہ عظیم و عام کے آپ کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جس کی میں پناہ میں آؤں۔ صرف آپ ہی کا بھروسہ ہے۔"

(عطر الوردہ فی شرح البردہ، ترجمہ از ذوالفقار علی دیوبندی ص 85)

یہ کہنا کہ عظیم حادثوں میں صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پناہ اور بھروسہ ہے، قرآن مجید اور صحیح احادیث کے خلاف ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَوَا النَّصْرَ لِلَّهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۱۲۶ ... سورۃ آل عمران

"اور مدد نہیں مگر اللہ غالب حکمت والے کے پاس سے۔"

(آل عمران: 126، ترجمہ احمد رضا خان بریلوی ص 106)

معلوم ہوا کہ مافوقی الاسباب مدد کرنا صرف اللہ تعالیٰ ہی کی صفت خاصہ ہے لہذا اس مدد کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرنا غلط ہے۔

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسے آدمی کے بارے میں ارشاد مبارک ہے جو کہتا ہے پلکے گا:

"یا رسول اللہ انشئنی" یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری مدد کریں"

(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) "میں تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں" (صحیح بخاری: 3073 و صحیح مسلم: 1831)

اس صحیح حدیث کی تائید سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 188 سے بھی ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ صحیح حدیث بذات خود حجت ہے چاہے عقائد و احکام کا مسئلہ ہو یا فضائل و مناقب کا اور چاہے اس کی تائید قرآن مجید میں واضح طور پر موجود ہو یا نہ ہو، ہر حال میں صحیح حدیث حجت ہے۔ واللہ اعلم۔

فائدہ :-

:قصیدہ بردہ میں ایک شعر لکھا ہوا ہے کہ

فمبلغ العلم فیه اند بشر"

"وانہ خیر خلق اللہ کلہم"

(ہے ہمارے علم اور تحقیق کی غایت یہی۔۔۔ تھا وہ انسان اور انسانوں میں افضل اور تم" (قصیدہ بردہ مع ترجمہ ملک محمد اشرف نقشبندی ص 32)

ترجمے میں غالباً: "اور تم" کے الفاظ ہیں۔ واللہ اعلم۔

(اس شعر میں بوسعیری صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور نوبہدایت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "بشر" اور "خیر خلق اللہ کلہم" قرار دیا ہے، جبکہ بعض لوگ بشر کے لفظ سے چڑتے ہیں۔ (الحدیث: 37)

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 1 - کتاب العقائد - صفحہ 101

محدث فتویٰ